

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو انسٹھ

دانیال کی رؤیا میں تین فرشتانہ لمس کی پردہ کشائی: ایک نبوی مکاشفہ

Jeff Pippenger

2024-03-26

دسویں باب میں دانی ایل کو تین مرتبہ چھوا جاتا ہے، اور یہ تینوں لمس ان تین مواقع کے مطابق ہیں جب دانی ایل شخصی طور پر "mareh"، یعنی رؤیا، کا تجربہ کرتا ہے۔ پہلی اور آخری ظہور جبرائیل کے تھے، جو یسوع مسیح کے مکاشفہ کے پیامبر ہیں۔ جبرائیل ہی وہ ہیں جو مسیح سے، جسے یہ پیغام باپ کی طرف سے دیا گیا تھا، وہ پیغام لے کر نبی تک پہنچاتے ہیں، اور نبی کو اسے کلیسیاؤں تک بھیجنا ہوتا ہے۔

لیکن میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو سچائی کے صحیفہ میں درج ہے: اور ان باتوں میں میرے ساتھ کوئی نہیں جو میرا ساتھ دے، مگر تمہارا سردار میکائیل۔ دانی ایل ۱۰:۲۱

جبرائیل جانتا ہے کہ وہ مخلوق ہے، اسی لیے اُس نے کتابِ مکاشفہ میں یوحنا کو صاف صاف کہہ دیا کہ وہ اُس کی عبادت نہ کرے۔

اور میں اُس کے قدموں پر گرا تاکہ اُسے سجدہ کروں۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، دیکھ، ایسا نہ کر؛ میں تیرا ہم خدمت ہوں، اور تیرے اُن بھائیوں میں سے ہوں جن کے پاس یسوع کی گواہی ہے۔ خدا ہی کی عبادت کر، کیونکہ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے۔ مکاشفہ 19:10۔

چنانچہ پیشگوئیوں کے طالب علم کو یہ سمجھنا چاہیے کہ جبرائیل کا یہ بتانا کہ جو "کتابِ حق میں درج ہے"، اس کے حوالے سے اس سے برتر کوئی نہیں، ایک مخصوص نبوتی مقصد رکھتا ہے۔ جب وہ یہ واضح کرتا ہے کہ صحائف کی سمجھ میں اس سے بڑھ کر صرف مسیح ہے، تو وہ مسیح کو "میکائیل تمہارا سردار" قرار دیتا ہے۔ مگر میکائیل صرف سردار نہیں، وہ سردار فرشتہ ہے۔

لیکن رئیس فرشتہ میکائیل، جب وہ ابلیس سے موسیٰ کے بدن کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، تو اُس نے اُس کے خلاف بدگوئی کا الزام لگانے کی جرأت نہ کی بلکہ کہا، خداوند تجھے جھڑکے۔ یہوداہ ۷۔

چنانچہ تینوں لمس فرشتہ صفت ہیں، اور جب دانی ایل تین بار "mareh" رؤیا کا تجربہ کرتا ہے تو وہ بھی فرشتہ صفت ہوتی ہے۔ تیسری بار جب دانی ایل کو چھوا جاتا ہے تو یہ اسے مضبوط کرنے کے لیے ہوتا ہے، کیونکہ اس سے پہلے، دوسرے لمس پر اس کی قوت ختم ہو گئی تھی۔

پھر ایک آدمی کی مانند صورت والا دوبارہ آیا اور مجھے چھو لیا، اور اُس نے مجھے تقویت دی، اور کہا، اے نہایت عزیز مرد، مت ڈر: سلامتی تیرے ساتھ ہو؛ قوی ہو، ہاں قوی ہو۔ اور جب اُس نے مجھ سے کلام کیا تو میں تقویت پا گیا، اور کہا، میرے آقا بولیں، کیونکہ تو نے مجھے تقویت دی ہے۔ تب اُس نے کہا، کیا تو جانتا ہے کہ میں تیرے پاس کیوں آیا ہوں؟ اور اب میں فارس کے شہزادے سے لڑنے کو واپس جاؤں گا؛ اور جب میں نکل جاؤں گا تو دیکھ، یونان کا شہزادہ آئے گا۔ دانی ایل ۱۰:۱۸-۲۰۔

جبریل دانی ایل کو یاد دلاتا ہے کہ وہ دانی ایل کو "یہ سمجھانے آیا" تھا کہ "آخری ایام میں تیری قوم پر کیا گزرے گی،" جب اُس نے دانی ایل سے پوچھا، "کیا تو جانتا ہے کہ میں تیرے پاس کیوں آیا ہوں؟" آخری ایام کے بارے میں جو کچھ اُس نے دانی ایل کو سکھایا تھا، اُس کے مطابق جبریل پھر بیان کرتا ہے کہ وہ پھر "فارس کے شہزادے سے لڑنے کو لوٹ جائے گا؛ اور جب میں نکل جاؤں گا، دیکھو، یونان کا شہزادہ آ جائے گا۔" پھر وہ باب گیارہ کی نبوی سرگزشت شروع کرتا ہے، جو بیان کرتی ہے کہ آخری ایام میں ایک

لاکھ چوالیس ہزار پر کیا بیتتی ہے۔ وہ نبوی سرگزشت "فارس کے شہزادے" اور "یونان کے شہزادے" کے ساتھ جنگ کے سیاق میں رکھی گئی ہے۔

کورس اعظم اور سکندر اعظم کے درمیان حقیقی تاریخی فاصلہ دو سو برس سے زیادہ تھا۔ لیکن مکاشفہ باب گیارہ کے عظیم زلزلے میں آخری واقعات بہت تیزی سے پیش آتے ہیں، اور جیسے ہی چھٹی مملکت شمال کے جعلی بادشاہ کے ہاتھوں فتح ہو جاتی ہے، ساتویں مملکت، یعنی دس بادشاہ، جن کی نمائندگی یونان کرتا ہے، فوراً اس بات پر متفق ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنی مملکت حیوان کے سپرد کر دیں۔

ایک سطح پر دانی ایل کے دسویں باب میں "mareh" کا رُویا سات مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ ہم ان سات میں سے چار مواقع پر غور کر چکے ہیں، اور یہ متعین کیا ہے کہ پہلا حوالہ پہلے ہے کہ خورس کے تیسرے سال سے پہلے دانی ایل اس رویا کو سمجھتا تھا۔ اگلے تین حوالوں میں ہر رویا پر ہونے والی تین چھوٹی دانی ایل کے اس تجربہ کو نمایاں کرتی ہیں جب وہ اکیس دن کے ماتم سے بیدار ہوتا ہے۔ اس کی احوالے نو کی بیداری ابدی انجیل کے تین مرحلہ وار عمل پر مرتب کی گئی ہے، اور یہ تینوں مراحل فرشتوں کے ذریعہ ممثل کیے گئے ہیں، اگرچہ دوسرا مرحلہ میکائیل رئیس الملائکہ ہے، جو وہی ہے جس نے موسیٰ کو موت میں سے اٹھایا، اور اُسے آسمان پر منتقل کر دیا۔

دوسری تین مرتبہ جب باب دس میں لفظ "vision" آیا ہے، تو وہ "mareh" نہیں بلکہ "marah" ہے۔ "mareh" "mareh" کی مؤنث صورت ہے۔ اس کے معنی ایک رُویا کے ہیں، اور سببی طور پر ایک "mirror" یا "looking-glass" کے بھی۔ اس کی تعریف کی کنجی یہ ہے کہ یہ "causative" ہے۔ یہ "appearance" appearance کی رُویا ہے، مگر اپنی جنس میں مختلف ہے، یوں ایک مختلف نبوی پیغام کی نشان دہی کرتی ہے۔ اپنی تعریف کے مطابق "mirror" اس بات کا مفہوم رکھتا ہے کہ جو لوگ اس رُویا کو دیکھتے ہیں، وہ کسی نہ کسی قسم کا انعکاس دیکھتے ہیں۔ لفظ کا یہی وہ عنصر ہے جو "causative" ہے۔ "Marah" کے سیاق میں ایک causative لفظ کی تعریف نہایت عمیق ہے۔

اصطلاح "causative" سببیت کے تصور یا کسی چیز کو ہونے کا سبب بنانے کے عمل سے متعلق ہے۔ لسانیات میں، بالخصوص افعال کی صرفیات میں، سببیتی صورت ایک نحوی ساخت ہے جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ فعل کا فاعل کسی دوسرے شخص یا شے سے اس فعل میں مذکور عمل کروا رہا ہے۔ مثال کے طور پر، انگریزی میں فعل "read" "read" اُس وقت سببیتی ہو جاتا ہے جب ہم کہیں "make read" someone read یہاں فاعل کسی دوسرے شخص سے پڑھنے کا عمل کروا رہا ہے۔

سببی صورت یہ ظاہر کرتی ہے کہ فاعل اس عمل کو رونما کرنے کا ذمہ دار ہے جسے فعل بیان کرتا ہے۔ "Causative" اس طریقے کی طرف اشارہ کرتا ہے جس سے کوئی عمل یا واقعہ وقوع میں لایا جاتا ہے۔ دانی ایل کے ہاں عبرانی لفظ "marah" کے تین استعمالات میں، دیکھی جانے والی رویا دیکھنے والے کو اسی شبیہ میں بدل دیتی ہے جسے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اور پہلے مہینے کی چوبیسویں تاریخ کو، جب میں اس بڑے دریا کے کنارے تھا جو حدیقل ہے، تب میں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا کہ ایک شخص کتان کے لباس میں ملبوس تھا، جس کی کمر آواز کے خالص سونے سے بندھی ہوئی تھی۔ اس کا جسم بھی زبرجد کی مانند تھا، اور اس کا چہرہ بجلی کی صورت (mareh) کی مانند، اور اس کی آنکھیں آگ کے چراغوں کی مانند تھیں، اور اس کے بازو اور اس کے پاؤں رنگت میں صیقل کیے ہوئے پیتل کی مانند تھے، اور اس کے کلام کی آواز ہجوم کی آواز کی مانند تھی۔ اور میں دانی ایل ہی نے اکیلے وہ رُویا (marah) دیکھی، کیونکہ جو مرد میرے ساتھ تھے انہوں نے وہ رُویا (marah) نہ دیکھی؛ مگر ان پر بڑی کپکپی طاری ہوئی، یہاں تک کہ وہ چھینے کو بھاگ گئے۔ پس میں اکیلا رہ گیا اور یہ بڑی رُویا (marah) دیکھتا رہا، اور مجھ میں کوئی طاقت باقی نہ رہی؛ کیونکہ میری رنگت بگڑ گئی تھی اور میں بالکل بے طاقت ہو گیا تھا۔ پھر بھی میں نے اس کے کلام کی آواز سنی؛ اور جب میں نے اس کے کلام کی آواز سنی، تو میں

منہ کے بل گہری نیند میں گر پڑا اور میرا چہرہ زمین کی طرف تھا۔ دانی ایل 4:10-9۔

اکیس دنوں کے ماتم کے اختتام پر، جو آخری ایام میں اُن تین اور آدھے دنوں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں جب دو گواہ سڑک پر مردہ پڑے ہوتے ہیں، دانی ایل کو اچانک مسیح کی صورت دکھائی گئی، اور اُس کی صورت "بجلی کی صورت (mareh) جیسی" ہے۔ یہ واقعہ، مکاشفہ باب گیارہ کے تین اور آدھے دنوں کے آخر میں، ایک جدائی پیدا کرتا ہے، کیونکہ "جو مرد دانی ایل کے ساتھ تھے" انہیں "دیکھنا" وہ رویا (marah) نصیب نہ ہوئی؛ بلکہ اُن پر بڑا لرزہ طاری ہوا، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو چھپانے کو بھاگ گئے۔ لہذا "دانی ایل" اکیلا رہ گیا، مگر "جو مرد میرے ساتھ تھے، انہیں [دکھایا جانا] وہ رویا (marah) نصیب نہ ہوئی؛ بلکہ اُن پر بڑا لرزہ طاری ہوا، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو چھپانے کو بھاگ گئے"۔

وہ رؤیا جو دانیال نے اس وقت دیکھی جب وہ تنہا تھا، وہی مونث، سبب بننے والی رؤیا تھی جس نے دانیال کو رؤیا کی شبیہ میں بدل دیا۔ یہ تبدیلی اس طرح عمل میں آئی کہ دانیال کی انسانی قوت سلب ہو گئی، اور اس کی وجاہت فساد میں بدل گئی۔

وہی جسم جس میں روح خیمہ زن ہے اور جس کے ذریعے وہ عمل کرتی ہے، خداوند کا ہے۔ ہمیں زندہ مشینری کے کسی بھی حصے کو نظر انداز کرنے کا کوئی حق نہیں۔ جاندار وجود کا ہر حصہ خداوند کا ہے۔ اپنے جسمانی وجود کے بارے میں ہمارا علم ہمیں یہ سکھانا چاہیے کہ ہر عضو خدا کی خدمت کے لیے، راستبازی کے ایک آلے کے طور پر، کام کرے۔

انسان کے دل کے غرور کو خدا کے سوا کوئی قابو میں نہیں لا سکتا۔ ہم اپنے آپ کو نجات نہیں دے سکتے۔ ہم اپنے آپ کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے۔ آسمانی درباروں میں یہ گیت کبھی نہیں گایا جائے گا: "مجھی کو، کہ میں نے اپنے آپ سے محبت کی، اپنے آپ کو دھویا، اپنے آپ کو چھڑایا؛ مجھی کو جلال اور عزت، برکت اور حمد ہو۔" لیکن یہی اس گیت کا مرکزی سرے جو اس دنیا میں بہت سے لوگ گاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ دل کی حلیمی اور فروتنی کیا ہوتی ہے؛ اور اگر اس سے بچ سکیں تو وہ یہ جاننا بھی نہیں چاہتے۔ پوری انجیل اسی بات میں سمٹتی ہے: مسیح سے اس کی حلیمی اور فروتنی سیکھنا۔

"ایمان کے وسیلہ راست ٹھہرایا جانا کیا ہے؟ یہ خدا کا کام ہے کہ وہ انسان کی شان و شوکت کو خاک میں ملا دیتا ہے، اور انسان کے لیے وہ کام کرتا ہے جو اس کے بس میں نہیں کہ وہ اپنے لیے خود کر سکے۔" Testimonies to Ministers, 456۔

ایمان کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے جانے کا تجربہ یہ خدا کا کام ہے کہ وہ انسان کی شان و شوکت کو خاک میں ملا دے۔ وہ رؤیا جس سے دانی ایل کے ساتھ موجود آدمی بھاگنے پر مجبور کیے گئے تھے، مسیح کے ظہور کی 'سبب ساز' مؤنث رؤیا تھی، اور فوراً بعد جب دانی ایل کی خود راستبازی خاک میں مل گئی، تو تین فرشتگانی لمس عطا کیے گئے جنہوں نے بالآخر دانی ایل کو پیغام لے جانے کے قابل بنا دیا۔

1888 میں، ایک طاقتور فرشتہ ایمان کے ذریعے راستباز ٹھہرائے جانے کا پیغام لے کر نازل ہوا، جیسا کہ ایبلڈر جونز اور ایبلڈر ویگنر نے پیش کیا تھا۔ وہی فرشتہ 11 ستمبر 2001 کو پھر اسی ایمان کے ذریعے راستباز ٹھہرائے جانے کے پیغام کے ساتھ نازل ہوا۔ اس نے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے آغاز کی نشاندہی کی۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے اختتام پر، ابتدا کا پیغام دوبارہ دہرایا جاتا ہے، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کی ابتدا کے ذریعے واضح کرتا ہے۔

11 اگست، 1840 کو وہی فرشتہ نازل ہوا اور ان تین مراحل کا آغاز کیا جو 1840 سے 1844 تک مکمل ہوئے۔ ان تین مراحل میں 11 اگست، 1840 کو پہلے فرشتے کو تقویت ملنا، 19 اپریل، 1844 کو دوسرے فرشتے کی آمد، اور 22 اکتوبر، 1844 کو تیسرے فرشتے کی آمد شامل تھے۔ وہ تاریخ 11 ستمبر، 2001 کو تین فرشتوں میں سے پہلے کے نزول کا پیش خیمہ بنی، جس کے بعد 18 جولائی، 2020 کی مایوسی

پر دوسرے فرشتے کی آمد ہوئی، اور یہ عنقریب آنے والے اتوار کے قانون پر تیسرے فرشتے کی آمد کے ساتھ مکمل ہوگا۔

اُس سلسلہٴ واقعات کے اختتام پر، جب میکائیل نازل ہوتا ہے تاکہ گلیوں میں موت کے ساڑھے تین دن کے بعد موسیٰ اور ایلیاہ کو زندہ کرے، جیسا کہ مکاشفہ باب گیارہ میں دکھایا گیا ہے، اور جیسا کہ دانی ایل کے اکیس دن کے ماتم سے بھی ظاہر ہوتا ہے، مسیح پھر نازل ہوتا ہے۔ وہ پہلے اپنے جلال کی رؤیا پیش کرتا ہے—وہ رؤیا جو انسان کے جلال کو خاک میں ملا دیتی ہے اور ایک جدائی پیدا کرتی ہے۔ جب دانی ایل خاک میں گر جاتا ہے، اور جب وہ "سبب بننے والی" مؤنث رؤیا کو دیکھ کر بدل چکا ہوتا ہے، تو جبرائیل پہلی بار اسے چھوٹا ہے اور اسے اس کے کانپتے ہوئے پاؤں پر کھڑا کر دیتا ہے۔

پھر فرشتہ مقرب میکائیل 'موسیٰ' کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے اتر آتا ہے اور دانی ایل کو دوسری بار چھوٹا ہے، اور اسے اس حقیقت کے غلبے سے طاققت چھوڑ دیتا ہے کہ وہ دراصل اپنے خداوند سے ہمکلام تھا۔ پھر جبرائیل آتا ہے اور اسے تیسری بار چھوٹا ہے، اور اسے قریب الوقوع اتوار کے قانون میں علم بردار بننے کے کام کے لیے تقویت دیتا ہے۔ یہ تین چھوٹے مکاشفہ چودہ کے تین فرشتوں کی علامتیں ہیں، اگرچہ یہ سب ایک ہی دن میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

پہلے فرشتے کا تجربہ مسیح کا بجلی کی مانند ظاہر ہونا، وہ "سبب انگیز" رؤیا جو جدا کرتی ہے، اور وہ پہلا لمس جو دانیال کو اس کے انسانی جلال کی خاک سے اٹھا دیتا ہے، ان سب کو شامل کرتا ہے۔ پہلا فرشتہ ان تینوں مراحل کا حامل ہے جو اول میں شامل ہیں، کیونکہ یہ پہلے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ کوئی اتفاق نہیں کہ پہلا لمس آیات نو سے گیارہ میں درج ہے۔

پھر بھی میں نے اُس کے کلام کی آواز سنی؛ اور جب میں نے اُس کے کلام کی آواز سنی تو میں منہ کے بل گہری نیند میں گر پڑا، اور میرا منہ زمین کی طرف تھا۔ اور دیکھو، ایک ہاتھ نے مجھے چھوا جس نے مجھے گھٹنوں کے بل اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر اٹھا دیا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اے دانی ایل، نہایت عزیز مرد، وہ باتیں سمجھ جو میں تجھ سے کہتا ہوں، اور سیدھا کھڑا ہو جا؛ کیونکہ اب میں تیرے پاس بھیجا گیا ہوں۔ اور جب اُس نے میرے ساتھ یہ کلام کیا تو میں کانپتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ دانی ایل ۱۰:۹-۱۱۔

دوسرے لمس کا تجربہ، جسے خود مسیح نے عطا کیا، دانی ایل کو بولنے کے قابل نہ ہونے کی حالت سے نکال کر اپنے خداوند سے گفتگو کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ دوسرے لمس میں دانی ایل میں سانس نہیں ہوتی، چنانچہ یہاں اسے باب سینتیس میں حرقی ایل کے پہلے پیغام کے مرحلے پر پیش کیا گیا ہے۔

اور جب اُس نے مجھ سے ایسے کلام کیے تو میں نے اپنا چہرہ زمین کی طرف جھکا لیا اور گونگا ہو گیا۔ اور دیکھو، بنی آدم کی مانند ایک نے میرے ہونٹوں کو چھوا؛ تب میں نے اپنا منہ کھولا اور کلام کیا اور اُس سے کہا جو میرے سامنے کھڑا تھا: اے میرے آقا، اس رویا کے سبب میرے رنج و الم مجھ پر غالب آ گئے ہیں اور مجھ میں کوئی قوت باقی نہیں رہی۔ کیونکہ تیرا یہ بندہ اپنے اس آقا سے کیسے گفتگو کرے؟ کیونکہ مجھ میں تو فوراً کوئی قوت باقی نہ رہی اور نہ مجھ میں دم باقی رہا۔ دانی ایل ۱۰:۱۵-۱۷

حرقی ایل کے دوسرے پیغام میں، چاروں ہواؤں کی طرف سے ایک پیغام ہڈیوں پر پھونکا جائے، تاکہ وہ زندہ ہو جائیں اور ایک زبردست لشکر کی طرح کھڑے ہو جائیں۔ اس لشکر کی قوت بخشی کی نمائندگی تیسرے لمس سے ہوتی ہے۔

پھر آدمی کی صورت والا ایک شخص آیا اور اُس نے مجھے چھوا، اور اُس نے مجھے تقویت دی، اور کہا، اے نہایت عزیز مرد، مت ڈر؛ تجھ پر سلامتی ہو؛ قوت پا، ہاں، قوت پا۔ اور جب وہ مجھ سے ہمکلام ہوا تو میں تقویت پا گیا اور میں نے کہا، میرے آقا کلام کریں، کیونکہ تو نے مجھے تقویت دی

ہے۔ پھر اُس نے کہا، کیا تو جانتا ہے کہ میں تیرے پاس کیوں آیا ہوں؟ اور اب میں فارس کے رئیس سے لڑنے کو واپس جاؤں گا؛ اور جب میں روانہ ہو جاؤں گا تو دیکھ، یونان کا رئیس آئے گا۔ لیکن میں تجھے وہ بات بتاؤں گا جو کتاب حق میں درج ہے؛ اور ان باتوں میں میرے ساتھ کھڑا رہنے والا کوئی نہیں، سوائے تمہارے رئیس میکائیل کے۔ اور میں نے، بلکہ میں ہی نے، داریس مادی کے پہلے سال میں اُس کی تصدیق اور تقویت کے لیے کھڑا ہوا تھا۔ اور اب میں تجھے سچائی بتاؤں گا۔ دیکھ، فارس میں ابھی تین بادشاہ کھڑے ہوں گے، اور چوتھا ان سب سے کہیں زیادہ دولت مند ہوگا؛ اور اپنی دولت کی قوت سے وہ سب کو یونان کی سلطنت کے خلاف اکسائے گا۔ دانی ایل 10:18-11:2

وہ پیغام جو حزقی ایل باب سینتیس میں دو گواہوں کو زندگی بخشتا ہے، تیسرے ہائے کے اسلام کا پیغام ہے؛ لیکن سطر پر سطر، وہ پیغام جسے جبرائیل، میکائیل کے موسیٰ کو اٹھانے اور انہیں جھنڈے کے طور پر آسمان پر لے جانے کی تمثیل میں متعین کرتا ہے، ریاستہائے متحدہ کے آخری صدر کا پیغام ہے۔ یہ چھٹے صدر (ریپبلکن سینگ) کا پیغام ہے جو 2020 میں قتل کیا گیا، جیسا کہ سچا پروٹسٹنٹ سینگ بھی کیا گیا تھا۔ دانی ایل کی سرگزشت میں، سچے پروٹسٹنٹ سینگ کے لیے ماتم کے ایام سے ہونے والی قیامت، ریپبلکن سینگ کی قیامت کی شناخت تک لے گئی۔

دانی ایل کے دسویں باب میں لفظ "رویا" یا "ظہور" سات مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ ان ساتوں حوالوں کی نشان دہی ایک ہی عبرانی لفظ سے کی گئی ہے، سوائے اس کے کہ ان میں سے تین مواقع پر یہ لفظ مؤنث صیغے میں ہے اور باقی چار مواقع پر مذکر صیغے میں۔ سات چونکہ کمال کا عدد ہے، اور تین اور چار کا وہ امتزاج جو سات بنتا ہے، مکاشفہ کی کتاب کی ایک بنیادی خصوصیت ہے، جہاں سات کلیسیاؤں میں سے آخری تین، اور سات مہروں میں سے آخری تین، اور سات نرسنگوں میں سے آخری تین کو پہلے چار سے خاص طور پر ممتاز کیا گیا ہے۔

دانیال اور مکاشفہ کی کتابیں ایک ہی کتاب ہیں، اور اس اعتبار سے دانیال اور یوحنا ایک ہی آخری دن کی علامت ہیں۔ باب دس میں مسیح کا رویا وہی ہے جو مکاشفہ کے پہلے باب میں ہے۔

مکاشفہ کے پہلے باب میں، یوحنا اپنے پیچھے سے ایک آواز سنتا ہے اور بولنے والے کو دیکھنے کے لیے مڑتا ہے۔

میں خداوند کے دن روح میں تھا، اور اپنے پیچھے نرسنگ کی سی ایک بڑی آواز سنی، جو کہتی تھی: میں الفا اور اومیگا ہوں، اول اور آخر؛ اور جو کچھ تو دیکھتا ہے اسے ایک کتاب میں لکھ، اور اسے آسیہ کی سات کلیسیاؤں کو بھیج؛ یعنی افسس، اور سمیرنہ، اور پرگمس، اور تھیاترا، اور ساردس، اور فلدلفیہ، اور لاودکیہ کو۔ مکاشفہ 1:10، 11۔

خواہ یہ دانی ایل کے دسویں باب میں تین بار چھونے کا واقعہ ہو، یا مکاشفہ کے پہلے باب میں وہی رؤیا، یا حزقی ایل کے سینتیسویں باب میں دو پیغامات، یا یسعیاہ کا مذبح پر سے لیے گئے دہکتے ہوئے انگارے سے چھویا جانا—یہ تجربہ آخری تنبیہی پیغام کی قدرت بخشنے والی تائید کی نشان دہی کرتا ہے، اور وہ پیغام جولائی 2023 میں دو گواہوں کے جی اٹھنے کے وقت شروع ہوتا ہے۔ دانی ایل، یوحنا، حزقی ایل اور یسعیاہ سب کے سب ایسے ایک پیامبر کی نمائندگی کرتے ہیں جو اپنے پیچھے "قدیم راہوں" میں سے آنے والی "آواز" کو سنتا ہے، جو پوچھتی ہے، "میں کیسے بھیجوں؟" جب وہ پیامبر جواب دیتا ہے، "میں حاضر ہوں، مجھے بھیج،" تو وہ تقویت پاتا ہے اور اپنی آواز بلند کرتا ہے، جیسے کوئی بیابان میں پکارنے والا ہو۔ "جس کے کان ہوں، وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔"

ہم اس مطالعے کو اپنے اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اس موقع پر جس کا ابھی ذکر ہوا، فرشتہ جبرائیل نے دانی ایل کو وہ تمام ہدایات دیں جو وہ اس وقت قبول کرنے کے قابل تھا۔ چند برس بعد، البتہ، نبی نے ان موضوعات کے بارے میں جو ابھی پوری طرح واضح نہیں ہوئے تھے، مزید جاننے کی خواہش کی، اور پھر خدا سے روشنی اور حکمت

مانگنے کے لیے کمر بستہ ہوا۔ 'ان دنوں میں، میں دانی ایل، پورے تین ہفتے سوگ میں رہا۔ میں نے کوئی لذیذ چیز نہ کھائی، نہ گوشت اور نہ بے میرے منہ میں آئی، نہ میں نے ذرا بھی تیل مالا... پھر میں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا، تو دیکھو، ایک شخص کتان کے لباس میں ملبوس تھا، جس کی کمر اوفاز کے خالص سونے سے بندھی ہوئی تھی۔ اس کا جسم بھی زبرد کی مانند تھا، اور اس کا چہرہ بجلی کی سی چمک رکھتا تھا، اور اس کی آنکھیں آگ کے چراغوں کی مانند تھیں، اور اس کے بازو اور اس کے پاؤں رنگ میں صیقہ کیے ہوئے پیتل کی مانند تھے، اور اس کے کلام کی آواز ہجوم کی آواز کی مانند تھی' (دانی ایل 2:10-6)۔

یہ بیان اُس بیان سے مشابہ ہے جو یوحنا نے اُس وقت بیان کیا تھا جب مسیح جزیرہ پطمس پر اُس پر ظاہر ہوئے تھے۔ دانی ایل پر کوئی اور نہیں بلکہ خود خدا کا بیٹا ظاہر ہوئے۔ ہمارے خداوند ایک اور آسمانی فرشتے کے ساتھ آتے ہیں تاکہ دانی ایل کو یہ بتائیں کہ آخری دنوں میں کیا کچھ پیش آئے گا۔

وہ عظیم سچائیاں جو دنیا کے نجات دہندہ نے آشکار کی ہیں، انہی لوگوں کے لیے ہیں جو حق کی تلاش اسی طرح کرتے ہیں جیسے چھپے ہوئے خزانے کی تلاش کی جاتی ہے۔ دانی ایل ایک معمر آدمی تھا۔ اس کی زندگی ایک بت پرست دربار کی دل فریبیوں کے بیچ گزری تھی، اور اس کا ذہن ایک عظیم سلطنت کے امور میں الجھا رہتا تھا۔ پھر بھی وہ ان سب سے ہٹ کر خدا کے حضور اپنی جان کو دکھ دیتا ہے اور خداوندِ اعلیٰ کے مقاصد کی معرفت طلب کرتا ہے۔ اور اس کی مناجات کے جواب میں آسمانی درباروں سے اُن لوگوں کے لیے روشنی پہنچائی گئی جو آخری ایام میں زندہ رہیں گے۔ پس ہمیں کس قدر سنجیدگی اور لگن سے خدا کی جستجو کرنی چاہیے تاکہ وہ ہماری سمجھ کو کھول دے اور ہم اُن سچائیوں کو سمجھ سکیں جو آسمان سے ہمارے پاس لائی گئی ہیں۔

'میں دانی ایل ہی نے اکیلا رؤیا دیکھی؛ کیونکہ جو آدمی میرے ساتھ تھے انہوں نے رؤیا نہ دیکھی؛ لیکن ان پر بڑی کپکپی طاری ہوئی، حتیٰ کہ وہ چھپنے کے لیے بھاگ گئے... اور مجھ میں کوئی قوت باقی نہ رہی؛ کیونکہ میری رونق میرے اندر فساد میں بدل گئی، اور مجھ میں قوت نہ ٹھہری' (آیات 7، 8)۔ جو لوگ حقیقی طور پر پاک ٹھہرائے گئے ہیں ان کا بھی ایسا ہی تجربہ ہوگا۔ مسیح کی عظمت، جلال اور کمال کا ان کا ادراک جتنا زیادہ واضح ہوگا، اتنی ہی نمایاں وہ اپنی کمزوری اور ناقصی کو دیکھیں گے۔ انہیں گناہ سے بالکل پاک ہونے کا دعویٰ کرنے کی کوئی رغبت نہ ہوگی؛ جو بات انہیں اپنی ذات میں درست اور خوش نما معلوم ہوتی رہی ہے، وہ مسیح کی پاکیزگی اور جلال کے مقابلے میں محض ناچیز اور فساد پذیر دکھائی دے گی۔ جب لوگ خدا سے جدا ہو جاتے ہیں، جب انہیں مسیح کے بارے میں نہایت مبہم نظر ہوتی ہے، تب وہ کہتے ہیں، 'میں بے گناہ ہوں؛ میں مقدس ہوں۔'

اب جبرائیل نبی کے سامنے ظاہر ہوا اور اس طرح مخاطب کیا: "آے دانی ایل، نہایت عزیز مرد، جو کلام میں تجھ سے کرتا ہوں اسے سمجھ، اور سیدھا کھڑا ہو جا، کیونکہ اب میں تیرے پاس بھیجا گیا ہوں۔ اور جب اُس نے یہ بات مجھ سے کہی تو میں کانپتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا: آے دانی ایل، خوف نہ کر، کیونکہ جس دن سے تو نے یہ دل لگا لیا کہ سمجھ لے اور اپنے خدا کے حضور نفس کشی کرے، تیری باتیں سن لی گئیں، اور میں تیری باتوں کے سبب آیا ہوں" (آیات 11، 12)۔

آسمان کے جلال نے دانی ایل پر کیا عظیم عزت ظاہر کی ہے! وہ اپنے کانپتے ہوئے خادم کو تسلی دیتا ہے اور اسے یقین دلاتا ہے کہ اس کی دعا آسمان پر سن لی گئی ہے۔ اس پرجوش التجا کے جواب میں فرشتہ جبرائیل کو بھیجا گیا کہ وہ فارسی بادشاہ کے دل پر اثر کرے۔ ان تین ہفتوں کے دوران جب دانی ایل روزہ رکھ کر دعا کر رہا تھا، بادشاہ نے روح خدا کے اثرات کی مزاحمت کی تھی، لیکن آسمان کے شہزادے، سردار فرشتہ میکائیل، کو بھیجا گیا تاکہ اُس ہٹ دھرم بادشاہ کے دل کو موڑ دے کہ وہ دانی ایل کی دعا کے جواب کے لیے کوئی فیصلہ کن اقدام کرے۔

'اور جب اُس نے مجھ سے ایسی باتیں کہیں، تو میں نے اپنا چہرہ زمین کی طرف جھکا لیا اور گونگا ہو گیا۔ اور دیکھو، آدم زادوں کی مانند ایک نے میرے لبوں کو چھوا.... اور کہا، اے نہایت عزیز مرد، خوف نہ کر؛ تجھ پر سلامتی ہو؛ مضبوط ہو، ہاں، مضبوط ہو۔ اور جب اُس نے مجھ سے کلام کیا، تو میں تقویت پا گیا اور کہا، میرے آقا فرمائیں؛ کیونکہ تو نے مجھے تقویت دی ہے' (آیات 15-19)۔
دانیال پر جو الہی جلال ظاہر ہوا وہ اتنا عظیم تھا کہ وہ اُس منظر کی تاب نہ لا سکا۔ تب آسمانی قاصد نے اپنی حضوری کی درخشانی کو ڈھانپ لیا اور نبی پر 'آدم زادوں کی مانند ایک' کی صورت میں ظاہر ہوا (آیت 16)۔ اپنی الہی قدرت سے اُس نے دیانت اور ایمان کے اس مرد کو تقویت دی تاکہ وہ وہ پیغام سن سکے جو خدا کی طرف سے اُس کے پاس بھیجا گیا تھا۔

"دانی ایل خدا تعالیٰ کا ایک وقف شدہ خادم تھا۔ اس کی طویل زندگی اپنے خداوند کی خدمت کے نیک اور بلند اعمال سے معمور تھی۔ اس کے کردار کی پاکیزگی اور غیر متزلزل وفاداری کے ہم پلہ صرف اس کی قلبی فروتنی اور خدا کے حضور ندامت ہیں۔ ہم پھر کہتے ہیں، دانی ایل کی زندگی حقیقی تقدیس کی ایک الہامی مثال ہے۔" مقدس زندگی، 49-52۔